

## 14035-حافظ قرآن کا دنیا و آخرت میں امتیاز

### سوال

ایسے کوں سے فوائد ہیں جو حافظ قرآن کو دنیا وی اور آخرت میں حاصل ہوں گے؟ اس کے عزیز واقارب اور اولاد کو کیا حاصل ہو گا۔ اور اس کی پہلی اور بعد کی نسلوں کو کیا فائدہ ہو گا۔

### پسندیدہ جواب

اول :

قرآن کریم حفظ کرنا ایک عبادت ہے اور اس عبادت کے ذریعے حافظ شخص رضاۓ الہی چاہتا ہے اور آخرت میں ثواب لینا چاہتا ہے، اگر حافظ کی یہ نیت نہ ہو تو پھر اس کو کچھ بھی اجر نہیں ملے گا اور اس عبادت کو غیر اللہ کے لیے بجالانے پر عذاب دیا جائے گا۔

حافظ قرآن کو چاہیے کہ قرآن مجید حفظ کر کے اس کے عوض میں دنیا وی فوائد کی تناومت کرے؛ کیونکہ قرآن مجید کو یاد کرنا ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کے عوض دنیا میں مارکینگ کی جائے، بلکہ یہ ایک عبادت ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حافظ قرآن شخص کو دنیا اور آخرت میں خصوصی امتیاز سے نوازا ہے، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

1- نماز کی امامت کے لیے اسے دوسروں پر ترجیح دی جائے گی۔

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگوں کی امامت وہ کروائے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو) [یعنی حافظ ہو]۔ اگر وہ اس میں یکساں ہوں تو پھر جو سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا ہو، اگر وہ علم حدیث میں بھی یکساں ہوں تو پھر جو سب سے پہلے بھرت کر کے آیا ہو، اگر بھرت میں برابر ہوں تو پھر جو سب سے پہلے اسلام لایا ہو۔ کوئی بھی شخص سلطان کی موجودگی میں سلطان کی امامت نہ کروائے اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی خاص مند پر بیٹھے) مسلم : (673)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : جس وقت اولین مہاجرین قبائلے کے قریب عصبه گلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل آئے تو ان کی امامت سالم مولی ابو حذیفہ کرواتے تھے کیونکہ آپ کو سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔ بخاری : (660)

2- اگر مجبوری کی بنا پر حافظ کے ساتھ کسی اور کو قبر میں دفن کرنا پڑے تو قلبہ کی جانب حافظ کو اور اس کے پیچے دوسری میت کو دفن کریں گے۔

چنانچہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احمد کے جان نثاروں کو ایک ایک کپڑے میں لفٹ دیتے اور پھر فرماتے : ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ پس جب کسی کے بارے میں اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے اتارتے۔ اور پھر فرمایا : میں روز قیامت ان سب کا گواہ ہوں، آپ نے جان نثاروں کو ان کے خون کے ساتھ غسل دیئے بغیر دفن کیا اور ان کی نماز جازہ ادا نہیں فرمائی۔ بخاری : (1278)

3- اگر امارت اور سر بر اہی سنبھالنے کی استطاعت ہو تو حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی۔

عامر بن واشہ کہتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو عشقان جگہ پر ملے، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا گورن مقرر کیا ہوا تھا، تو آپ نے ان سے پوچھا: اہل وادی پر کسے سربراہ مقرر کیا ہے؟ تو نافع نے کہا: ابن ابی زی کو! عمر نے کہا: وہ کون ہے؟ نافع نے کہا: وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے! عمر نے کہا: تم نے غلام کو ان کا سربراہ بنادیا ہے؟ نافع نے کہا: وہ قرآن کا قاری ہے [یعنی قرآن کا حافظ ہے] اور انہیں فرائض [وراثت] کا علم بھی ہے، اس پر عمر نے کہا: تمہارے نبی نے [سچ] کہا ہے: (بیشک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے کچھ لوگوں کو عزت سے نوازتا ہے اور دوسروں کو ذلت سے) مسلم: (817)

آخرت میں حافظ کو ملنے والی امتیازی خوبیاں یہ ہیں:

4- حافظ قرآن کا جنت میں ٹھکانہ وہاں ہو گا جہاں وہ آخری آیت پڑھے گا۔

عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ: (صاحب قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ نیز اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں پڑھتے تھے؛ کیونکہ تمہارا ٹھکانہ وہاں ہو گا جہاں تم آخری آیت پڑھو گے) ترمذی: (2914) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، نیز ابیانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی (2329) میں سے حسن صحیح کہا ہے، نیز یہ روایت ابو داود: (464) میں بھی ہے۔

اس حدیث میں پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ زبانی پڑھتا جا۔

5- حافظ قرآن فرشتوں کے ہمراہ اپنے گھروں میں ہو گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کا حافظ بھی ہے تو وہ یہک مرر فرشتوں کے ہمراہ ہو گا، اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے لیکن قرآن پڑھنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے تو اس کے لیے دہراجر ہے) بخاری: (4653) مسلم: (798)

6- اسے معزز تاج اور مکرم بابس پہنایا جائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قرآن کریم قیامت کے دن آکر کئے گا: پورا دگار! اسے مزین فرمادے۔ تو اسے معزز تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن کے گا: یا رب! مزید مزین فرمادے، تو پھر اسے مکرم بابس پہنایا جائے گا، پھر قرآن کے گا: یا رب! اس سے راضی ہو جا، تو اسے کہا جائے گا: پڑھتا جا چڑھتا جا اور ہر ایک کے پڑھنے پر اس کا حسن دو بالا ہوتا جائے گا) اسے ترمذی: (2915) نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا، نیز ابیانی رحمہ اللہ صحیح ترمذی (2328) میں اسے حسن کہتے ہیں۔

7- قرآن پڑھنے والے کے لیے قرآن اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کرے گا۔

ابو امامہ بالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: قرآن پڑھو؛ کیونکہ یہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے روزی قیامت سفارشی بن کر آئے گا، تم زاہرا وین یعنی سورت بقرہ اور آل عمران پڑھو یہ روز قیامت آئیں گی لیکہ یہ دو بادل ہیں یا دو ساتھاں ہیں یا اڑنے والے دو پرندوں کے جھنڈے ہیں یا اپنے پڑھنے والے کے لیے تکرار کریں گی۔ تم سورت بقرہ کی تلاوت کرو؛ کیونکہ سورت بقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے، اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادو گر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مسلم: (804) بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

دوم:

جگہ حافظ قرآن کے رشتہ داروں اور اولاد کے بارے میں ایک دلیل ملتی ہے کہ حافظ قرآن کے والدین کو دو بار پہنائے جائیں گے جن کی قیمت دنیا و افہما بھی نہیں ہے، اس لیے کہ حافظ قرآن کے والدین نے اپنے بچے کی خوبی مخت کے ساتھ پروردش کی اور اسے تعلیم دلوائی، چاہے حافظ قرآن کے والدین ان پڑھتے ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ پھر بھی ان کی عزت افرانی فرمائے گا، لیکن اگر کوئی اپنے بچے کو قرآن مجید حفظ کرنے سے روکتا ہوگا تو وہ محروم ہوں میں شامل ہوگا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن متغیر رنگت والے آدمی کی شکل میں قرآن مجید آکر قرآن پڑھنے والے سے کہے گا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں ہی ہوں وہ جو تمہیں راتوں کو بگاتا تھا اور گرمی کے دنوں میں [روزے رکھواکر] پیاس برداشت کرواتا تھا۔ ہر تاجر کے سامنے اس کی تجارت ہوتی ہے اور میں آج تمہارے لیے کسی بھی تاجر سے پیش پیش ہوں گا، تو وہ حافظ قرآن کو دائیں ہاتھ میں باوٹا ہی دے گا اور بائیں ہاتھ میں سرمدی زندگی دے گا، اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اس کے والدین کو دو ایسے بچوں کے دنیا و افہما بھی اس کے برابر نہیں بیٹھ سکتے، تو والدین کہیں گے: پروردگار ایہ ہمارے لیے کہاں سے؟ تو انہیں کہا جائے گا: تم نے اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دی اس کے عوض۔ طبرانی نے اسے مجمم الاوسط: (6/51) میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص قرآن کریم پڑھے اور پھر اس کے احکام سیکھے نیز اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو نور کا تاج پہنائے گا، اس کی روشنی سورج میلی ہوگی، اس کے والدین کو دو ایسے بچوں کے کہ پوری دنیا بھی اس کے برابر نہ بیٹھ سکے، تو والدین کہیں گے: پروردگار ایہ ہمیں کس کے عوض پہنایا گیا؟ تو انہیں کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔) حاکم (1/756) نے اسے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کو حسن درجے تک پہنچا دیتی ہیں۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سلسلہ صحیح (2829) کا مطالعہ کریں۔

واللہ عالم۔